حقائق السنن شرح ترمذی

——— معارف۔ اعظم گڑھ (انڈیا) کی نظر میں

دار المصنفین اعظم گڑھ انڈیا کے معروف مجلہ معارف نے ماہ مئی ۱۹۸۵ء میں حقائق السنن شرح ترمذی از مولانا عبدالحق مدظلہٗ پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پاکستان) مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ارشد تلامذہ و مسترشدین میں ہیں۔ تقسیم سے قبل وہ دارالعلوم دیوبند میں درس و تدریس کی خدمت پر مامور تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے وطن میں دارالعلوم حقانیہ کو فروغ دیا۔ جو پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کا ترجمان ہے۔ اب مولانا کے افادات درس و امالی کو جو تقریباً نصف صدی سے سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہے تھے سفینہ میں منتقل کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اور ابواب الطہارۃ کی حدیثوں کی شرح و توضیح پر مشتمل ہے۔ اس میں بعض مستعد طلبہ کی کاپیوں اور ٹیپ ریکارڈروں کی مدد سے صحاح ستہ کی مشہور و مقبول کتاب جامع ترمذی کے متعلق مولانا کے امالی مرتب کر کے شائع کئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی بعض ممتاز علمائے دیوبند کے جامع ترمذی کے افادات درس و امالی شائع ہو چکے ہیں جو عموماً عربی میں ہیں۔ لیکن زیر نظر مجموعہ اردو میں ہے۔ اس کی نوعیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ مثال کافی ہوگی کہ شارح نے امام ترمذیؒ کے پہلے عنوان ابواب الطہارت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں مندرجہ ذیل بحثیں کی ہیں پہلے عام فقہا و محدثین کے برخلاف امام صاحبؒ کی کتاب کے بجائے ابواب کا عنوان قائم کرنے کی وجہ بتائی ہے۔ پھر طہارت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور طہارت و نظافت کا فرق واضح کیا ہے۔ اور جامع ترمذی کی ترتیب یعنی عبادات کو معاملات پر مقدم کرنے اور عبادات میں نماز اور نماز سے بھی قبل طہارت کے ابواب لانے کی حکمت بیان کی ہے۔ اور اس اشکال کو بھی دور کیا ہے۔ کہ شروط نماز میں اس شرط یعنی طہارت کو مقدم کرنے کا سبب کیا ہے۔ پھر عن رسول اللہ کی قید کی وجہ بتائی ہے اس کے بعد امام ترمذی کے ابواب میں ایک دو، یا تین حدیثوں ہی پر اکتفا کرنے کی وجہیں تحریر کی ہیں۔ اور ترجمۃ الباب میں ان کا طریقہ و قاعدہ بتایا ہے۔ پھر حدیث کی سند اور رجال اسناد پر بحث کے ضمن میں حدثنا و اخبرنا یا حدثنی و اخبرنی کا فرق اور "ح" یعنی تحویل کی بحث کی ہے۔ اس کے بعد متن کے الفاظ اور حدیث کے مفہوم کی وضاحت

کی گئی ہے۔

صلوٰۃ کی وضاحت میں اس امر پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ اس سے صرف رکوع و سجود والی نمازیں ہی مراد ہیں۔ یا بلا رکوع و سجود کی بھی مراد ہیں۔ اور نماز جنازہ و سجدۂ تلاوت کے لئے وضو شرط ہے کہ نہیں؛ اسی انداز سے حدیث کے دوسرے جز پر بھی بحث کی ہے جس کا ترجمۃ الباب سے کوئی تعلق نہیں ہے اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا ہے کہ کسی حدیث کے تمام اجزاء یا مکمل مضمون کا ترجمۃ الباب سے ربط و تعلق ضروری نہیں ہے۔ آخر میں نفس حدیث پر امام ترمذی کے حکم اور ان کی دوسری مخصوص اصطلاحوں اور حدیث کی اقسام کے علاوہ فی الباب عن فلاں و عن فلاں کہہ کر اس مضمون کی اور حدیثوں کی جانب اشارہ کرنے پر بحث و گفتگو کی ہے۔

فاضل شارح نے فقہا و محدثین کے اقوال و دلائل بیان کر کے ہر مسلک میں حنفی مذہب کو مؤید و مرجح قرار دیا ہے۔ اور اسی کو حدیث و سنّت سے اقرب بتایا ہے جس سے دوسرے مسلک کے لوگوں کو اختلاف ہو سکتا ہے مگر حنفی مذہب کی تائید کے ضمن میں دوسرے فقہا کی تنقیص سے پرہیز کیا ہے۔

یہ کتاب مفید حدیثی، فقہی اور کلامی مباحث پر مشتمل اور علمائے دیوبند کی تشریح و توضیح کے انداز و معیار کی حامل ہے۔ لیکن ہر زمانہ کے حالات اور تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے احادیث کی نئی شرحوں میں جہاں قدیم شروح و حواشی کی مفید باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ وہاں ان بحثوں میں زیادہ کد و کاوش کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اب زیادہ اہمیت کی حامل نہیں رہ گئی ہیں۔ بلکہ نئے مسائل کے بارے میں حدیثوں سے جو راہ نمائی ملتی ہے اس کو نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے صفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت و ممانعت کی حدیثوں کے متعلق قدیم فقہا کا یہ اختلاف نقل کیا ہے کہ بعض کے نزدیک ممانعت کا تعلق آداب معاشرت سے ہے۔ اس لئے یہ تنزیہی ہوگی۔ مگر بعض اسے تحریمی قرار دیتے ہیں۔

شارح نے اس مسئلہ پر نئے حالات کے لحاظ سے بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کفار کا طریقہ اور معمول ہو گیا ہے۔ اس لئے رخصت باقی نہیں رہی۔ اور تشبہ بالکفار سے بچنے کے لئے اب ممانعت کو مکروہ تحریمی پر محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ شارح کے بقول زمانہ اور حالات کے بدلنے سے فتاویٰ کا حکم بدل جاتا ہے۔ اگر اس شرح میں اسی طرز و انداز کو اختیار کیا جاتا تو اس کا فائدہ دوچند ہو جاتا شروع میں ایک عالمانہ مقدمہ میں حدیث کے مبادی و مباحث پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور حدیث کی فضیلت و حجیت، تحریر و کتابت، مصنفات حدیث کی قسموں۔ امام ترمذی کے حالات۔ ان کی جامع کی خصوصیات و شرائط اور شارح کے استاذ و استاذ الاستاذ کے حالات۔ اور خود ان کے سوانح درج ہیں۔

دار العلوم حقانیہ کے استاذ مولانا عبد القیوم نے شارح کے خلف الرشید مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق کی نگرانی میں اس شرح کی ترتیب و تسوید کی ہے۔ اور جا بجا مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شارح و مرتب کا تعلق ایسے علاقہ سے ہے جو اردو کے مرکزوں سے دور ہے۔ اس لئے زبان و بیان اور کہیں کہیں طریقۂ ادا کی خامیاں رہ گئی ہیں۔ مگر ان سے کتاب کی خوبی میں کوئی فرق نہیں آتا۔